پروگرامنگ پینل میں شریک دوسرے ارکان میں جمعیۃ علماے ہند کے مولانا محمود مدنی اور ندوۃ العلماء لکھنو کے سید سلمان ندوی بھی شامل ہیں۔

(ٹائمز آف انڈیا۔ ۲۸ ستمبر ۲۰۰۵)

مولانا قاسمی اور مولانا مدنی کے مابین مصالحت

دار العلوم دیوبند اور دار العلوم وقف کے مابین اختلافات کے تصفیے کے حوالے سے کچھ پیش رفت کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ یہ حقیقت اس بات سے واضح ہوتی ہے کہ دار العلوم وقف کے مہتمم مولانا سالم قاسمی نے مولانا اسعد مدنی کی طرف سے مجلس شوریٰ کے ارکان اور اپنے اعزہ اور قریبی دوستوں کے اعزاز میں دیے گئے ظہرانے میں شرکت کی۔ اسی طرح جب مولانا سالم قاسمی نے اپنی رہایش گاہ پر مجلس شوریٰ کے ارکان کو ایک پرتکلف دعوت پر مدعو کیا تو مولانا اسعد مدنی نے اپنے بیٹے اور قریبی دوستوں کے ساتھ اس میں شرکت کی۔ مولانا سالم قاسمی نے ان کا پرجوش استقبال کیا اور مولانا مدنی اور دیگر رفقا سے معانقہ کیا۔ دونوں مواقع پر ماحول بے حد دوستانہ تھا۔

یہ بتانا مشکل ہے کہ فریقین کے مابین مصالحت کا معاملہ کس حد تک آگے بڑھا ہے، تاہم دار العلوم کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمٰن نے بتایا ہے کہ فریقین کے مابین بعض عدالتی مقدمات واپس لینے کا معاہدہ طے پا چکا ہے، اگرچہ اس کی عدالتی تصدیق ہونا ابھی باقی ہے۔ مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا ہے، لیکن تنازع پر بحث اس کے ایجنڈے میں شامل نہیں تھی اور متنازعہ امور پر فریقین کے مابین کوئی سنجیدہ بحث مباحثہ نہیں ہوا۔ مولانا مرغوب الرحمٰن اس سے پہلے یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ تنازع مولانا مدنی کا ذاتی معاملہ ہے نہ کہ دار العلوم کا۔ یہی رویہ مولانا سالم قاسمی کا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تنازع دراصل اداروں کے مابین نہیں بلکہ زیادہ تر دونوں بزرگوں کی انا کا مسئلہ ہے۔ دار العلوم کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے ملی گزٹ کو بتایا کہ زیادہ تر مقدمات اپنے آخری مراحل کو پہنچ چکے ہیں۔ انھوں نے واضح طور پر کہا کہ دونوں اداروں کا انضمام نہ کسی بھی صورت میں ممکن ہے اور نہ اس پر کوئی گفت وشنید ہی ہو رہی ہے۔

(ملی گزٹ، دہلی، ۱۶۔۳۰ نومبر ۲۰۰۵)